تبلیغی جماعت کا شناختی کارڈ

تصنیفِ لطیف

حضور فیض ملت مُفسر اعظم پاکستان
حضرت علامہ الحافظ ابو صالح مفتی

محمد فیض احمد اویسی رضوی رحمۃ اللہ علیہ

Uwaysi Books
Uwaysi Library

www.faizahmedowaisi.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مسلمانو! تبلیغی جماعت سے بچو! یہ بہت خطرناک وہابی ٹولی (گروہ) ہے۔ یہ وہی پرانے شکاری، نجدی، وہابی، کانگریسی، دیوبندی ہیں جو اب بستر ے باندھ کر جگہ جگہ پھر رہے ہیں۔ بظاہر کلمہ پڑھاتے (سکھاتے) دراصل ایمان کے دشمن ہیں۔ بتادینا ہمارا فرض تھا، ان سے بچنا یا نہ بچنا آپ کا کام۔ کل قیامت کے روز یہ نہ کہنا کہ ہمیں ان کا علم نہ تھا۔

دراصل یہ لوگ ایک سازش کے تحت یہ دھندا کر رہے ہیں۔ وہ یہ کہ بظاہر عوام کو ایک نیک کام کی دعوت دے کر وہابی عقائد کی طرف لے جائیں۔ چنانچہ تجربہ شاہد ہے کہ تبلیغ کے چند چلوں (مدتِ تبلیغ کے ادوار) کے بعد وہابیت کے اثرات نمایاں نظر آتے ہیں۔ ورنہ تبلیغ کا اثر یوں پھیلتا ہے کہ سینما کوئی نہ دیکھتا، زنا کی جڑ کٹ جاتی، شراب خانے ویران ہو جاتے، برائیوں کا قلع قمع (خاتمہ) ہو جاتا۔ لیکن معاملہ برعکس ہے کہ خود ان کے مبلغین (تبلیغ کرنے والوں) کے کردار کی حالت ناگفتہ بہ (ناقابل بیان) ہے۔ بلکہ یار لوگوں کے اندرون خانہ (گھریلو حالات) کی حالت یہ ہے کہ مرد تبلیغ پر ہے تو عورت سینما کی زینت ہے، لڑکا بدمعاشی کا استاد ہے۔ حالانکہ شرعی حکم ہے کہ پہلے انسان اپنے گھر کے افراد کو نیک بنائے، پھر رشتہ داران کو، پھر دوسروں کو۔ اور تبلیغ یہ نہیں سکھاتی کہ ماں باپ، بال بچے گھر میں بھوکے مر رہے ہیں لیکن مبلغ چین، امریکہ کی سیر وسیاحت (سفر وسیر) پر ہے۔ اگر اس کا نام تبلیغِ اسلام ہے تو دین کا خدا حافظ۔

اور پھر یہ تبلیغ کافروں، سکھوں، بے دینوں کو ہونی چاہئے تھی۔ مسلمان تو پہلے ہی کلمہ پڑھتے ہیں، انہیں دوبارہ کلمہ پڑھانے کے کیا معنی؟ اور اگر انہیں کلمہ صحیح نہیں آتا تو کیا شرعاً ان کے اسلام میں فرق آجاتا ہے؟ پھر یہ لوگ بدعت کو برا کہتے ہیں لیکن خود بدعتی ہیں۔ اس لئے کہ اس طرح بستر ے سر پر اٹھا کر مسلمانوں کو کلمہ پڑھانا کون سی حدیث میں ہے؟ اور اگر یہ طریقہ اسلامی تھا تو مولوی الیاس سے پہلے کے تمام مشائخ کرام وعلماء کرام بالخصوص علمائے دیوبند اس دولت سے کیوں محروم رہے۔

بہر حال ان غریبوں کی چال کو سنجیدہ طبقہ خوب جانتا ہے۔ غور کروگے تو یقین ہو جائے گا کہ تبلیغی جماعت میں اکثریت ان بھولے بھالوں کی ہوتی ہے جنہیں دین کی باتوں کے سیکھنے کا شوق ہوتا ہے۔ اور کچھ اپنی تعداد بڑھانے کے لئے عام آدمی کو ساتھ لے لیتے ہیں۔ کچھ جبراً بھرتی کرتی ہیں۔ کچھ لوگ سیر کے شوقین ہوتے ہیں۔

ان دینِ اسلام کے نام پر دھوکہ دینے والوں کے بارے میں ایک صاحبِ درد لکھتے ہیں کہ اگر رائیونڈ میں اتنا بڑا اجتماع ہوتا ہے تو ایسے ہی اہتمام کے ساتھ ملک وملت کے دکھ درد میں یہ لوگ کیوں شریک نہیں ہوتے اور ملکی ابتلاء (آزمائش) و قومی جدوجہد کے موقع پر یہ لوگ کہاں چھپ جاتے ہیں؟ کوئی قومی تحریک ہو، سیلاب آئے، طوفان برپا ہو، شعائرِ اسلام کی اعلانیہ بے حرمتی اور لادینیت کا پرچار وظلم وستم کی بھرمار ہوتی ہو، کہ ۱۹۷۵ء اور ۱۹۷۱ء کی جنگ ہو، رائے ونڈ کے لاکھوں پروانوں (شیداؤں) کا کہیں پتہ نہیں چلتا۔ اور ان لوگوں کی یہی روش ہے جس کی بنا پر تحریکِ پاکستان، تحریکِ ختمِ نبوت، تحریکِ نظامِ مصطفیٰ میں تبلیغی جماعت کا کوئی قابلِ ذکر کردار نہیں۔ یہ کہاں کی نیکی و تبلیغ ہے کہ اعلاءِ کلمۃ الحق اور ملک و قوم کے دکھ درد کے وقت تبلیغی جماعت خاموش تماشائی بنی رہے اور حقائق سے روگردانی کرے۔

یقین کیجئے! کہ تبلیغی جماعت دراصل وہی وہابی دیوبندی ہیں جن کے متعلق سب کو معلوم ہے کہ وہابی دیوبندی گستاخِ رسول ہیں اور اولیاء کرام واہلِ بیت کے بے ادب۔ لیکن طریقہ نیا اختیار کیا ہے کیونکہ یہ ان کا قدیم سے طریقہ چلا آرہا ہے کہ ہر زمانے میں نیا روپ دھارتے اور نیا رنگ بدلتے ہیں۔ اب یہ

طریقہ اسی لئے بدلا ہے، اسی لئے کہتے ہیں کہ ہم نہ سیاسی ہیں نہ کسی جماعت سے تعلق ہے، حالانکہ یہ بے خبر عوام کو سیاسی وہابی بنانے کا ایک نیا جال ہے۔ اور اسی لئے یہ جماعت دوسری وہابی جماعتوں سے کچھ زیادہ ہی تقیہ باز (تقیہ کرنے والی)، خطرناک، پُراسرار ہے۔ اور اس جماعت کا سربراہ مولوی الیاس دیوبندی، مولوی رشید احمد گنگوہی کا مرید اور مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی کا بہت زیادہ عقیدت منداور مولوی محمود حسن دیوبندی کا شاگرد ہے۔

انگریز کا پودا تبلیغی جماعت: جہاں انگریز نے اہلِ سنت کے زور کو کم کرنے کے لئے اور کئی جماعتیں مثلاً مرزائی (قادیانی)، غیر مقلد وہابیہ کھڑی کیں وہاں تبلیغی جماعت کو بھی کھڑا کیا۔ چنانچہ شبیر احمد عثمانی نے مولوی حفظ الرحمن دیوبندی کی روایت بیان کی ہے کہ "مولانا الیاس کی تبلیغی جماعت کو بھی ابتدا میں حکومتِ برطانیہ کی طرف سے روپیہ ملتا تھا۔" [1] (مکالمۃ الصدرین، ص ۱۳ مطبوعہ دیوبند)

مولوی الیاس کی تبلیغی جماعت کی وہی پرانی عادت ہے یعنی وہابیوں، دیوبندیوں والے عقیدوں کے سوااور کچھ نہیں۔ چنانچہ ملاحظہ ہو "پاکیزہ خواب" ص ۱۹، شائع کردہ تبلیغی جماعت ہند۔

ڈوبتا آدمی کہے: "یا عبد القادر جیلانی اغثنی" یعنی اے عبد القادر جیلانی فریاد سنئے (مدد فرمائیے)۔ مجھ کو ڈوبنے سے بچائے، یا کوئی عورت کہے: اے عبد القادر جیلانی مجھے بچہ دیجئے، اور کوئی کہے کہ مجھے روزی دیجئے، اور محرم کے مہینے میں یا حسین علیہ السلام کہہ کر مرادیں امام حسین کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ یہ سب حرام اور شرک ہے۔

مولوی الیاس بانیِ تبلیغی جماعت کی گستاخیاں: مولوی الیاس کی وہابیت وبدعقیدگی اور گستاخی یہ ہے کہ وہ کہتا ہے:

"" كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ" کی تفسیر خواب میں القا ہوئی کہ تم مثلِ انبیاء علیہم السلام لوگوں کے واسطے ظاہر کئے گئے ہو۔" [2] ("الملفوظات الیاس" ص ۵۱)

مثلِ انبیاء کی اس خود ساختہ (من گھڑت) تفسیر، شیطانی خواب ونِعَم باطل کے بعد تنقیصِ انبیاء کی مزید جسارت ملاحظہ ہو۔ مولوی الیاس تبلیغی جماعت کے کارکنوں کا انبیاء علیہم السلام سے موازنہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "اگر حق تعالیٰ کسی کو لینا نہیں چاہتے تو چاہے انبیاء بھی کتنی کوشش کریں تب بھی ذرہ نہیں ہل سکتا، اور کرنا چاہیں تو تم جیسے ضعیف (کمزور) سے بھی وہ کام لے لیں جو انبیاء سے بھی نہ ہو سکے۔" [3] ("مکاتیب الیاس" ص ۱۰۷)

تبلیغی جماعت اور اس کے سربراہ کے اس اجمالی تعارف (مختصر تعارف) سے واضح ہوا کہ یہ تبلیغی جماعت والے وہابی ہیں۔ ان کا مقصد صرف اہلِ سنت کو وہابی بنانا ہے۔ بانیِ جماعت کی گستاخی کا یہ عالم کہ خود کو مثلِ انبیاء کہا اور یہی مرزا قادیانی نے کہا۔ اب قادیانی تو کافر اور بے ایمان ہوئے اور یہ سچے پکے دین کے ٹھیکیدار پھر اپنے آپ کو انبیاء علیہم السلام سے بڑھا کر اور انہیں گھٹا کر دکھایا۔ ان واضح اوصاف عبارت کے پڑھنے کے باوجود بھی کوئی شخص تبلیغی جماعت کو اچھا سمجھتا ہے تو پھر اپنے ایمان کی خیر منائے۔

ایک سوال کا جواب: ہمارے عوام ان کی ظاہری صورت دیکھتے ہیں تو الٹا ہمیں کوستے (ملامت کرتے) ہیں کیونکہ ان لوگوں کی نماز، عبادت، زہد، تقویٰ، صورت پر فریب (دھوکہ دینے والی شکل) اور پھر چندہ نہیں مانگتے، بندہ مانگتے ہیں، اپنا خرچ کھاتے ہیں اور مسجدوں میں گزارا کرتے ہیں، بستر سر پر اٹھا کر اللہ کی

---

[1] (مکالمۃ الصدرین از فیروز الدین روحی، مولانا حفظ الرحمن کی تقریر کا خلاصہ، ص 8، مرتبہ طاہر احمد القاسمی رکن مجلس عاملہ آل انڈیا جمعیۃ علمائے اسلام)

[2] (ملفوظات حضرت مولانا محمد الیاس از محمد منظور نعمانی، ملفوظ نمبر 50، ص 50، کتب خانہ الفرقان، کچہری روڈ لکھنؤ)

[3] (مکاتیب حضرت مولانا شاہ محمد الیاس از ابوالحسن علی ندوی، کارکنوں اور دوستوں کے نام، ص 107، انجمن ترقی اردو (ہند)، دہلی، سن اشاعت: 1962ء)

رضا پر لوگوں کو اللہ اللہ سکھاتے ہیں وغیرہ۔ لیکن ہمارے مسلمان بھائیوں کو شاید یہ معلوم نہیں کہ ابلیس نے بھی شیخ نجدی (نجد کے بوڑھے) کا بھیس بدل کر مصطفی ﷺ کی دشمنی کا مظاہرہ کیا۔ وہی صورت ہے کہ یہ لوگ تبلیغ کے رنگ میں لوگوں کو وہابی بناتے ہیں۔

تبلیغی یا وہابی: عوام بلکہ بہت سے پڑھے لکھے لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ لوگ فی سبیل اللہ تبلیغ کرتے ہیں اور اپنا کھاتے ہیں، کسی سے کچھ نہیں لیتے اور دین کی باتیں بتاتے ہیں اور کسی مذہب سے تعلق نہیں رکھتے، سیدھے سادھے مسلمان ہیں۔ تو انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ یہ بھی ان کا پھنسانے کا ایک ڈھنگ (طریقہ) ہے کیونکہ اگر وہ واضح طور پر کہہ دیں کہ ہم وہابی یا دیوبندی ہیں تو عوام ان کے دامِ تزویر (فریب کے جال) میں نہیں آسکتے۔ اس لئے انہیں ٹریننگ دی جاتی ہے اور بات پر مضبوط کر کے بھیجا جاتا ہے کہ کسی کو نہ کہنا کہ ہم وہابی ہیں۔ حالانکہ ان کے بڑے وہابیت پر ناز کرتے ہیں اور بھرپور کوشش کرتے ہیں کہ تمام مسلمانوں کو وہابی بنادیں۔ چنانچہ ملاحظہ فرمائیے۔

مولوی محمد الیاس صاحب بانیِ تبلیغی جماعت نے فرمایا: "مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نے دین کی بڑی خدمت کی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تعلیم ان کی ہو اور طریقہ تبلیغ میرا ہو، اس طرح ان کی تعلیم عام ہو جائے گی، لیکن ہم دیوبندی ہونے کا اظہار نہیں کرتے کیونکہ اظہار کرنے سے دوسرے فرقوں کے مسلمانوں کو ہماری بات بھی سننے کو تیار نہیں ہوتے۔" [4] (ملفوظات الیاس، ص ۵۲)

دیکھئے تبلیغی جماعت کے بانی نے اصل مقصد بتادیا کہ اس نے وہی بات نکالی جو ہم نے کہا، اور اشرف علی تھانوی کی تمنا تھی کہ اکابر وہابی۔

۱۔ مولوی رشید احمد گنگوہی نے لکھا کہ "محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں، ان کے عقائد عمدہ تھے، وہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں۔ وہ (محمد بن عبدالوہاب شیخ نجدی) عالم بالحدیث تھا، شرک اور بدعت سے روکتا تھا۔" [5] (فتاویٰ رشیدیہ، ص ۵۵۱)

۲۔ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے کہا کہ: "بھائی یہاں وہابی رہتے ہیں، یہاں (ہمارے ہاں) فاتحہ نیاز کے لئے کچھ مت لایا کرو۔" [6]

(اشرف سوانح، جلد ۱، ص ۵)

۳۔ "اگر میرے پاس دس ہزار روپیہ ہو، سب کی تنخواہ کر دوں پھر خود ہی (لوگ) وہابی بن جائیں۔" [7] (الافاضات الیومیہ، جلد ۳، ص ۶۷)

۴۔ ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ "نجدی عقائد کے معاملے میں تو اچھے ہیں مگر عمل میں کچھ بودے (کمزور) معلوم ہوتے ہیں۔" [8]

(الافاضات الیومیہ، جلد ۴، ص ۱۴؛ "ملفوظات" ص ۲۷)

۵۔ "بدعتی کے معنی ہیں: بادب بے ایمان اور وہابی کے معنی ہیں: بے ادب بایمان۔" [9] (الافاضات الیومیہ، جلد ۴، ص ۱۱۴، ۳۳)

---

4) (ملفوظات حضرت مولانا محمد الیاس، مرتبہ منظور نعمانی، ملفوظ 56، ص 57، کتب خانہ الفرقان، کچہری روڈ، لکھنؤ)

5) (الافاضات الیومیہ من الافادات القومیہ بسلسلہ ملفوظات حکیم الامت، ملفوظ نمبر 27، 31/4، ناشر ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

6) (اشرف السوانح، باب ہشتم درس وتدریس، 38/1 اور 84، ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

7) (الافاضات الیومیہ من الافادات القومیہ بسلسلہ ملفوظات حکیم الامت، ملفوظ نمبر 261، 362/2، ناشر ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

8) (الافاضات الیومیہ من الافادات القومیہ بسلسلہ ملفوظات حکیم الامت، ملفوظ نمبر 261، 373/2، ناشر ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

9) (الافاضات الیومیہ من الافادات القومیہ بسلسلہ ملفوظات حکیم الامت، ملفوظ نمبر 621، 373/2، ناشر ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

۶۔ مولوی منظور سنبھلی دیوبندی تبلیغی جماعت کے سر گرم وہابی ارکان میں سے ہیں۔ وہ اپنی وہابیت کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:"ہم خود اپنے بارے میں بھی صفائی سے عرض کرتے ہیں کہ ہم بڑے سخت وہابی ہیں۔" [10](سوانح مولانا محمد یوسف، ص۱۹۱)

۷۔ مولوی زکریا سہارنپوری تبلیغی جماعت کے موجودہ امیر ہیں اور بانیِ تبلیغی جماعت مولوی الیاس صاحب کے حقیقی بھتیجے ہیں۔ وہ کہتے ہیں:"مولوی صاحب! میں خود تم سے بڑا وہابی ہوں۔" [11](سوانح مولانا محمد یوسف، ص۱۹۳)

مولوی احمد علی صاحب وہابیوں کی اقتداء میں:

۸۔ "مولوی احمد علی صاحب جمعیت العلماء اسلام کے امیر تھے۔ وہ باقاعدگی سے ہر نمازِ عید پڑھتے تھے۔ وہابیوں سے جسمانی رشتہ بھی تھا، اعتقادی رشتہ بھی تھا، اور خود مولوی غلام اللہ خان صاحب کے مفتی باقی وہابیت محمد بن عبدالوہاب نجدی کو بزرگ سمجھتے اور علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں۔ ان واضح حقائق اور ناقابل تردید دلائل کی موجودگی میں کون ہے جو علماءِ دیوبند کی وہابیت میں شک وشبہ کرے گا؟" [12]

علامہ شامی: اب آیئے اہلِ سنت احناف کے جلیل القدر امام علامہ ابن عابدین شامی حنفی علیہ الرحمہ سے دیکھئے کہ وہ وہابیت اور بانیٔ وہابیت محمد بن عبدالوہاب نجدی اور اس کی ذرّیت کے متعلق کیا فرماتے ہیں:

"كَمَا وَقَعَ فِي زَمَانِنَا فِي أَتْبَاعِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ نَجْدٍ وَتَغَلَّبُوا عَلَى الْحَرَمَيْنِ وَكَانُوا يَنْتَحِلُونَ مَذْهَبَ الْحَنَابِلَةِ، لَكِنَّهُمْ اعْتَقَدُوا أَنَّهُمْ هُمْ الْمُسْلِمُونَ وَأَنَّ مَنْ خَالَفَ اعْتِقَادَهُمْ مُشْرِكُونَ، وَاسْتَبَاحُوا بِذَلِكَ قَتْلَ أَهْلِ السُّنَّةِ وَقَتْلَ عُلَمَائِهِمْ حَتَّى كَسَرَ اللهُ تَعَالَى شَوْكَتَهُمْ وَخَرَّبَ بِلَادَهُمْ وَظَفِرَ بِهِمْ عَسَاكِرُ الْمُسْلِمِينَ عَامَ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ وَمِائَتَيْنِ وَأَلْفٍ "[13]

یعنی جیسا کہ ہمارے زمانہ میں محمد بن عبدالوہاب کے ماننے والے واقع ہوئے یہ لوگ نجد سے نکلے اور مکہ مدینہ پر غلبہ کر لیا۔ اپنے آپ کو حنبلی کہلاتے ہیں لیکن ان کا عقیدہ یہ تھا کہ صرف ہم ہی مسلمان ہیں اور جو ہمارے عقائد کے خلاف ہے مشرک ہے۔ اس لئے انہوں نے اہل سنت کا قتل جائز سمجھا اور علماء اہل سنت کا بلا دریغ قتل عام کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے وہابیہ کی شوکت توڑ دی اور ان کے شہروں کو ویران کر دیا اور اسلامی لشکروں کو ان پر فتح دی۔ یہ سنہ ۱۲۳۳ھ کا واقعہ ہے۔

۹۔ مولوی عبدالمجید خادم سوہدروی کو اہلِ حدیث فکر کے مشہور مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی سے بھی شرفِ تلمذ (شاگردی کی سعادت) حاصل ہے۔ آپ کو مرکزی جمعیت اہلِ حدیث میں بھی مقام حاصل ہے۔ آپ دیوبندی مکتبِ فکر کے مشہور مولوی احمد علی صاحب شیرانوالہ دروازہ لاہور کے داماد بھی تھے۔ [14]

(کتاب: کراماتِ اہلِ حدیث، ص۲)

---

10) (سوانح حضرت مولانا محمد یوسف، ص191، مصنف محمد ثانی حسنی، ناشر قرآن لمیٹڈ، اردو بازار، لاہور)

11) (سوانح حضرت مولانا محمد یوسف، ص192، مصنف محمد ثانی حسنی، ناشر قرآن لمیٹڈ، اردو بازار، لاہور)

12) (ہفت روزہ خدام الدین، 4 جولائی 75، ص20)

13) (حاشية ابن عابدين = رد المحتار ، كتاب الجهاد ، باب البغاة ، قوله: ويكفرون أصحاب نبينا صلى الله عليه وسلم ، 262/4 ، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي وأولاده بمصر ، الطبعة: الثانية 1386 هـ = 1966 م)

14) (کراماتِ اہلحدیث از مولانا عبدالمجید سوہدروی، حضرت مولانا عبدالمجید خادم سوہدروی، ص38، مسلم پبلیکیشنز، مطبع اُحد پرنٹنگ پریس، لاہور)

۱۰۔ مولوی غلام اللہ خان صاحب کے پاس ایک شخص نے ایک استفتاء بھیجا، جس کا جواب آپ کے دار العلوم تعلیم القرآن کے مفتی عبد الرشید صاحب کی طرف سے درج ذیل موصول ہوا: "شیخ محمد بن عبد الوہاب علیہ الرحمۃ خلیلی المذہب (یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے طریقے کی طرف نسبت رکھنے والے) بزرگ ہوتے ہیں۔ان کے عقائد وہی ہوں گے جو حنبلی المذہب لوگوں کے ہوتے ہیں۔ حنبلی اہلِ سنت والجماعت کے چار مذاہب میں سے ایک مذہب ہے،اور چاروں مذاہب حق ہیں۔**ھذا واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب**۔ (عبد الرشید مفتی دار العلوم تعلیم القرآن، راجہ بازار راولپنڈی، ۷ ذیقعد ۱۳۹۶ھ)

حوالہ جات مذکورہ سے ثابت ہوا کہ علماء دیوبند کی نظر میں بانی وہابیت محمد بن عبد الوہاب نجدی کے عقائد عمدہ ہیں۔ وہ عامل بالحدیث تھا۔ مولوی اشرف علی تھانوی خود وہابی تھے اور لوگوں کو تنخواہ کے طور پر روپے تک دے کر وہابی بنانے کے لئے بچوں کو سمجھاتے تھے۔ان کے نزدیک وہابی کا معنی باایمان تھا۔ مولوی منصور اور مولوی زکریا جیسے اکابر دیوبند خود کو سخت وہابی اور بڑا وہابی ہونے میں فخر محسوس کرتے تھے۔

وہابی نجدی کے عقائد و مسائل: جب ناظرین نے یقین کر لیا کہ یہ تبلیغی جماعت والے وہابی ہیں تو واضح ہے کہ نجدی عقائد خطرناک ہیں۔ چنانچہ روضے گرانا، اولیائے کرام اور دوسرے مسلمانوں کو کافر جاننا، درود و سلام سے انکار بلکہ ان کتابوں کو جلا دینا جن میں درود شریف کے فضائل اور صیغے جمع کئے گئے ہوں جیسے "دلائل الخیرات" وغیرہ۔ سر منڈوانا۔ میلاد شریف حرام، دعا کے بعد درود شریف حرام ناجائز۔ انبیاء و اولیاء کا وسیلہ حرام۔ بتوں والی آیات اہل اسلام پر پڑھنا۔ نبی علیہ السلام کو کوئی اختیار نہیں۔ حضور علیہ السلام کے لئے کہتا تھا کہ وہ تو مر گئے اب وہ کسی کو کیا نفع نقصان دے سکتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ مزید تفصیل کے لئے فقیر اویسی غفرلہ کی کتاب "دیوبندی وہابی کی نشانی" اور "از ابلیس تا دیوبند" پڑھئے۔

ناظرین! تبلیغی جماعت والوں کو اندر سے جھانک کر دیکھیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ نجدی وہابی کے عقائد و مسائل ملیں گے بلکہ ان سے دو قدم آگے۔

انگریز نے تبلیغی جماعت کھڑی کی! یہ تو سب کو معلوم ہے کہ انگریز نے جب ہندوستان پر قبضہ کیا تو اس نے اسلام کا شیرازہ بکھیرنے کے لئے اسلام کے نام پر مختلف دینی جماعتیں کھڑی کیں جیسے مرزائی، خاکساری، پرویزی۔ان میں ایک یہ وہابی جماعت بھی ہے۔ چنانچہ مولوی الیاس بانی تبلیغی جماعت کے رہبر اعظم مولوی اشرف علی تھانوی کے متعلق مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبندی انکشاف کرتے ہیں۔ مکالمۃ الصدرین، ص ۱۱،۱۰ میں ہے: *"حفظ الرحمن کی اس بات کا جواب دیتے ہوئے جناب شبیر احمد نے یہ جواب دیا کہ دیکھئے حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ہمارے آپ کے مسلم بزرگ و پیشوا تھے جن کے متعلق بعض لوگوں کو کہتے سنا کہ ان کو چھ سو (۶۰۰) روپے ماہوار حکومت کی جانب سے دیئے جاتے تھے۔اس کے ساتھ ساتھ وہ یہ بھی کہتے تھے کہ مولانا تھانوی کو اس کا علم نہیں تھا کہ روپیہ حکومت دیتی ہے مگر حکومت ایسے عنوان سے دیتی تھی کہ ان کو اس کا شبہ بھی نہ گزرتا تھا۔ اب اسی طرح اگر حکومت مجھے یا کسی شخص کو استعمال کرے مگر اس کو یہ علم نہ ہو کہ اس کا استعمال کیا جا رہا ہے تو ظاہر ہے کہ وہ شرعاً اس میں ماخوذ نہیں ہو سکتا۔"* [15]

غور فرمائیں کہ تھانوی صاحب گورنمنٹ برطانیہ کے خیر خواہ وفادار ایجنٹ تھے کہ پے در پے تھانوی صاحب کو چھ سو (۶۰۰) روپے ماہواری بھیجتی تھی اور تھانوی صاحب یہ ماہواری چھ (۶۰۰) سو روپے وصول کرتے رہے اور برطانیہ کی مرضی و اشاروں پر مسلمانوں میں فساد انگیزی اور فتنہ پردازی کی تحریکیں اٹھاتے رہے اور برطانیہ کا حق ادا کرتے رہے۔ تھانوی جی چونکہ برٹش کے ایجنٹ و ظیفہ خوار تھے اور برابر چھ سو (۶۰۰) ماہواری پاتے تھے۔

---

[15]) (مکالمۃ الصدرین، علامہ عثمانی کا جواب، ص 16، ہاشمی بک ڈپو، لاہور، مقام اشاعت: دیوبند، انڈیا، 1945ء)

ازالہ وہم: باقی رہا یہ کہ شبیر احمد کا یہ کہنا کہ آپ کو اس کا علم نہ تھا کہ یہ چھ سو کہاں سے آتے ہیں لہذا شرعاً ماخوذ نہیں، مگر کہنا یہ ہے کہ حکومت برطانیہ کی طرف سے چھ سو روپے ماہانہ تھانوی صاحب کو ملنا تو یقیناً ثابت ہے۔ تو سوال یہ ہے کہ یہ کثیر رقم ماہ بہ ماہ دیتے رہنے کا کیا فائدہ تھا؟ ظاہر ہے کہ جب تک تھانوی صاحب برطانوی اشاروں پر کاربند اور عامل نہ ہوں گے اور ان کی مرضی کے مطابق کام نہ کریں گے، تو رقم کیوں ملے گی؟ پھر یہ کہ تھانوی صاحب کے بڑے بھائی اکبر علی برٹش کے محکمہ سی آئی ڈی میں تھے تو علم ہونا ضروری ہوا۔ ہاں شبیر صاحب کو علم نہ ہو تو ایک حد تک درست ہے۔ انگریز چوکنا تھا، کسے معلوم نہیں کہ انگریز بلاضرورت ایک ٹیڈی پیسہ بھی ضائع نہیں کرتا تھا۔ پھر سوچئے کہ ان دیوبندیوں، وہابیوں سے پیار کرتا تھا کہ یہ اس کے رشتہ دار تھے؟ ماننا پڑے گا کہ اتنی خطیر رقم صرف اسی لئے دیتا تھا کہ اسلام بکھرے۔ اسی لئے مولوی محمد الیاس نے کوئی جماعت تبلیغی بنانے پر زرّ کثیر خرچ کیا۔ اسی رسالہ "مکالمۃ الصدرین" کے ص ۸ میں ہے کہ مولانا حفظ الرحمن صاحب (ناظم جمعیت علمائے ہند، دہلی) نے کہا: *"الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغی تحریک کو ابتداً حکومت کی جانب سے بذریعہ حاجی رشید احمد صاحب کچھ روپیہ ملتا تھا، پھر بند ہو گیا۔"* (16)

اس روایت و حکایت کا راوی معتبر ہے اور پھر جمعیت کلکتہ و جمعیت دہلی دونوں کے اراکین کی موجودگی میں بول رہا تھا، اور کسی نے اب تک اس کی تردید نہیں کی۔ اور انگریزی رقم بھی بند نہیں ہوئی بلکہ حاجی رشید احمد کے علاوہ اور ذریعہ مقرر ہو گیا۔ تو الیاس صاحب انگریز کے ایجنٹ تھے اور تبلیغی پارٹی انگریز کی پروردہ اور انگریز کے مشورے سے چلائی گئی۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ حفظ الرحمن اور حاجی رشید احمد بھی انگریز کے پٹھو تھے۔ نہ صرف یہی بلکہ دیوبند مدرسہ کے اکابر مثلاً سید احمد بریلوی، اسماعیل دہلوی، رشید احمد گنگوہی، قاسم نانوتوی، خلیل احمد انبیٹھوی، محمود حسن دیوبندی، ڈپٹی نذیر احمد، سر سید احمد خان، نواب بھوپالی، مولوی اسحق دہلوی، سارے کے سارے انگریز اور اسی ایجنٹی کے سلسلہ میں تھے۔ کتب وہابیہ شائع ہوتیں جیسے: تقویۃ الایمان، یکروزی، صراط المستقیم، حفظ الایمان، براہین قاطعہ، تحذیر الناس یہ سب اسی کے بل بوتے اور اشارے پر تھے، تاکہ مسلمان معاذ اللہ بے دین بنیں اور برطانیہ حکومت کا اقتدار قائم ہو۔ مزید حالات تفصیلاً فقیر کے رسالہ "انگریز کا پٹھو دیوبندی" میں دیکھئے۔

رسالہ "مکالمۃ الصدرین" کا تعارف: "مکالمۃ الصدرین" مرتبہ طاہر احمد قاسمی، نبیرہ نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند، رکن مجلس عاملہ آل انڈیا جمعیت علمائے اسلام، کلکتہ۔ مطبوعہ رحمانی پریس دہلی، جس کو مرتب کرنے کے بعد شبیر احمد عثمانی کو دکھا کر درست کرا کے پھر چھاپا گیا۔ یہ دو دیوبندی مولویوں کا گفتگو نامہ ہے، جبکہ مولوی حسین احمد دیوبندی کانگریسی مخالفت پاکستان پر زور دیتا تھا اور دوسرا شبیر عثمانی اس کی مخالفت میں ان کے اندرونی پول کھولتا تھا۔ اب یہ رسالہ "خطبات مدارس" نامی کتاب کے ساتھ لاہور میں شائع ہوا ہے۔

ازالۂ وہم: یہاں سے لوگوں کی یہ غلط فہمی بھی دور ہو جائے کہ اگر یہ دیوبندی اینڈ کمپنی (تبلیغی جماعت) کے عقائد برے ہیں تو انہیں عوام سے کسی طرح بچاؤ مل سکتا تھا۔ تو صاف ظاہر ہے کہ انگریز نے تحفظ دیا، ورنہ یہ عوام کی گرفت سے کب بچ سکتے تھے؟ اب تبلیغی جماعت کے اصلی عقائد ملاحظہ فرمائیں۔

تبلیغی جماعت کے عقیدے

---

16) (مکالمۃ الصدرین، مولانا حفظ الرحمن صاحب کی تقریر کا خلاصہ، ص 13، ہاشمی بک ڈپو، لاہور، مقام اشاعت: دیوبند، انڈیا، 1945ء)

☆ تبلیغیوں کاعقیدہ ہے کہ اللہ چوری کر سکتا ہے، جھوٹ بول سکتا ہے، ظلم کر سکتا ہے۔ جو کچھ گھناؤنے گندے کام بندے کرتے ہیں یا کر سکتے ہیں، وہ سب گندے گھناؤنے کام اللہ کے لئے کوئی عیب نہیں، نہ ان کاموں کے کرنے کی وجہ سے اس کی ذات میں نقصان آ سکتا ہے۔ [17]

(ملخصاً "جہد العقل" از مولوی محمد الرحمٰن دیوبندی)

☆ تبلیغیوں کاعقیدہ ہے کہ حضور ﷺ کو اس معنی میں خاتم النبیین (آخری نبی) سمجھنا کہ حضور سب سے پچھلے نبی ہیں، عوام یعنی ناسمجھ لوگوں کا خیال ہے۔ سمجھدار لوگوں کے نزدیک اس میں کوئی فضیلت نہیں۔ بانی مدرسہ دیوبند مولوی قاسم نانوتوی لکھتے ہیں: "عوام کے خیال میں تو رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ ﷺ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانے کے بعد ہے اور آپ سب میں آخری نبی ہیں، مگر اہلِ فہم پر روشن ہوگا کہ تقدّم یا تأخّر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔" [18] (تحذیر الناس، ص ۳، مطبوعہ دیوبند)

☆ تبلیغیوں کاعقیدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے علم سے زیادہ شیطان اور ملک الموت کا علم ہے، یعنی شیطان اور ملک الموت کے علم کے مقابلہ میں رسول اللہ ﷺ کا علم کم ہے۔ مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی خلیل احمد لکھتے ہیں: "یہ شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخرِ عالم ﷺ کی وسعتِ علم کی کون سی نصِ قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کیا جائے؟" یعنی شیطان وملک الموت کے علم سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کا علم ماننے والا مشرک ہے۔ [19] (براہین قاطعہ، ص ۵۱)

☆ تبلیغیوں کاعقیدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جو بعض علمِ غیب حاصل ہے، اس میں حضور ﷺ کی کوئی خصوصیت نہیں۔ ایسا علمِ غیب تو عام لوگوں کو بلکہ ہر بچے، ہر پاگل کو بلکہ تمام جانوروں اور چوپایوں کو بھی حاصل ہے۔ چنانچہ دیوبندی مذہب کے پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں: "اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ﷺ کی کیا تخصیص ہے؟ ایسا علمِ غیب تو زید وعمر بلکہ ہر صبی (بچہ) ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کو بھی حاصل ہے۔" [20]

(حفظ الایمان، ص ۸، مطبوعہ دیوبند)

☆ تبلیغیوں کاعقیدہ ہے کہ مسلمان اگر کسی نبی یا ولی کو پکارتے ہیں جیسے: یا رسول اللہ ﷺ، یا غوث، یا خواجہ غریب نواز، یا حسین، یا علی یا ان کی منتیں مانتے ہیں، یا ان کی نذر ونیاز کرتے ہیں، یا کسی نبی یا ولی کو شفاعت کرنے والا جانتے ہیں، تو وہ سب لوگ ابو جہل کے برابر مشرک ہیں۔ چنانچہ دیوبندی مذہب کے امام مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں: "یہی پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر ونیاز کرنی اور ان کو اپنا وکیل وسفارشی سمجھنا، یہی ان (بت پرستوں) کا کفر وشرک تھا۔ سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گا، گو کہ اس کو اللہ کا بندہ ومخلوق ہی سمجھے، وہ ابو جہل کے برابر ہے اور شرک میں برابر ہے۔" [21] (تقویۃ الایمان "ص ۶)

دیوبندیوں کے اس عقیدہ کی بنا پر نیازِ امام، دربارِ خواجہ غریب نواز، بارگاہِ مسعود سالار اور مزاراتِ اولیاء پر خیرات وصدقات، نذر ونیاز اور چڑھاوے وغیرہ سب شرک ہوئے۔ اس پر راضی رہنے والے اور خیرات وصدقات کے کھانے والے سب مشرک بلکہ ابو جہل کے برابر ہوئے۔ لیکن آج کل خود اوقاف (سرکاری محکمہ جو مزارات وغیرہ کی نگرانی کرتا ہے) کے مزارات کے مجاور بنے بیٹھے ہیں اور خوب مزے اڑا رہے ہیں۔

---

17) (الجمد المقل فی تنزیہ المعز والمزل از مولوی محمود الحسن دیوبندی صدر مدرس دار العلوم دیوبند، 77/1، مطبع ساڈھورہ، ضلع انبالہ)

18) یعنی پہلے زمانے میں نبی ہونے میں یا آخری زمانے میں نبی ہونے میں کوئی فضیلت نہیں۔ معاذ اللہ (تحذیر الناس از مولوی قاسم نانوتوی بانی دار العلوم دیوبند، ص 3، کتب خانہ رحیمیہ دیوبند)

19) (البراہین القاطعۃ، ص 55، دار الاشاعت اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی)

20) (حفظ الایمان مع بسط البنان، ص 15، دار الکتاب دیوبند، یوپی) (حفظ الایمان مع بسط البنان وتغییر العنوان، ص 13، قدیمی کتب خانہ آرام باغ، کراچی)

21) (تقویۃ الایمان، پہلا باب توحید وشرک کے بیان میں، ص 8، مطبوعہ دہلی) (تقویۃ الایمان معہ تذکیر الاخوان، ص 11، ناشر شمع بک ایجنسی یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور)

☆ تبلیغیوں کا عقیدہ ہے کہ محرم میں امام حسین رضی اللہ عنہ کا ذکرِ شہادت صحیح روایتوں سے بیان کرنا بھی حرام ہے۔ان کی نیاز کا شربت، دودھ اور ان کی سبیل کا پانی پینا بھی حرام ہے۔ان کاموں میں چندہ دینا بھی حرام ہے، لیکن ہولی اور دیوالی کی پوریاں اور کچوریاں کھانا جائز ہے۔ چنانچہ تبلیغیوں کے پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں:"محرم میں ذکرِ شہادت علیہ السلام کرانا، اگرچہ براہینِ صحیحہ (صحیح دلائل) سے ہو، سبیل لگانا، شربت پلانا، یا چندہ سبیل و شربت میں دینا، یا دودھ پلانا سب نادرست اور تشبّہ روافض (شیعوں کی مشابہت) کی وجہ سے حرام ہے۔" [22]

اور حاشیہ میں لکھ دیا: "لِاَنَّهُ كُفْرٌ" یعنی یہ کام کفر تک پہنچانے والا ہے۔ پھر یہی مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں:"ہندو تہوار یعنی ہولی اور دیوالی میں اپنے استاد یا حاکم یا نوکر کو کھیلیں (مٹھائیاں) یا پوری یا اور کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں، ان چیزوں کا کھانا استاد و حاکم یا نوکر کو (یعنی مسلمان کو) درست ہے یا نہیں؟

الجواب: درست ہے۔" [23] (فتاویٰ رشیدیہ، حصہ دوم، ص ۱۲۳)

☆ تبلیغیوں کا عقیدہ ہے کہ ہر مخلوق، خواہ بڑی ہو یا چھوٹی، وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔ [24] (تقویۃ الایمان، ص ۱۱، مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی)

☆ تبلیغیوں کا عقیدہ ہے کہ غیب کی بات اللہ کے سوا کوئی جانتا ہی نہیں۔ [25] (تقویۃ الایمان)

اور مولوی رشید احمد گنگوہی فتاویٰ رشیدیہ میں لکھتے ہیں:"پس اثباتِ علمِ غیب غیرِ حق تعالیٰ (یعنی اللہ کے علاوہ کسی کے لئے علمِ غیب ماننا) شرکِ صریح ہے۔" [26]

☆ تبلیغیوں کا عقیدہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم صرف بڑے بھائی کی تعظیم کی طرح کرنی چاہئے۔ چنانچہ مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں:

"انسان آپس میں سب بھائی ہیں۔ جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے۔ سو اس کے بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے۔ اور مالک سب کا اللہ ہے، بندگی اسی کو چاہئے۔ اسی حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیاء، انبیاء، امام زادے، پیر و شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی ہیں۔ مگر اللہ نے ان کو بڑائی دی، وہ بڑے بھائی ہوئے اور ہم کو ان کی فرمانبرداری کا حکم دیا ہے، ہم ان کے چھوٹے ہیں۔" [27] (تقویۃ الایمان، ص ۴۸)

☆ دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ امت پر پیغمبر کو ایسی سرداری حاصل ہے جیسے پٹیل کو اپنی قوم پر اور زمیندار کو اپنے گاؤں پر۔ چنانچہ مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں:"جیسا ہر قوم کا چوہدری اور گاؤں کا زمیندار ہوتا ہے، سو انہی معنوں میں ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے۔" [28] (تقویۃ الایمان، ص ۵۰)

☆ تبلیغیوں کا عقیدہ بیان کیا جاتا ہے کہ نماز میں رسول اللہ ﷺ کا خیالِ مبارک تعظیم کے ساتھ لانا ناکاری، رنڈی بازی اور اپنے بیل یا گدھے کے خیال میں قصداً ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے۔ ان ناپاک کاموں کے خیال سے نماز ہو جائے گی، مگر رسول اللہ ﷺ کے خیال سے نماز بھی باطل ہو جائے گی اور آدمی بھی مشرک ہو جائے گا۔ چنانچہ مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں:

---

22) (فتاوی رشیدیہ (کامل)، کتاب العلم، ص 149، ناشر دار الاشاعت، اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی)

23) (فتاوی رشیدیہ (کامل)، کتاب حرمت اور جواز کے مسائل، ص 575، ناشر دار الاشاعت، اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی)

24) (تقویۃ الایمان معہ تذکیر الاخوان، الفصل الاول فی الاجتناب عن الاشراک، ص 20، شمع بک ایجنسی، یوسف مارکیٹ، غزنی اسٹریٹ، اردو بازار لاہور)

25) (تقویۃ الایمان معہ تذکیر الاخوان، الفصل الثانی فی ذکر ردالاشراک فی العلم، ص 30، شمع بک ایجنسی، یوسف مارکیٹ، غزنی اسٹریٹ، اردو بازار لاہور)

26) (فتاوی رشیدیہ (کامل)، کتاب العقائد، ص 244، ناشر دار الاشاعت، اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی)

27) (تقویۃ الایمان معہ تذکیر الاخوان، الفصل الرابع ذکر ردالاشراک فی العبادات، ص 80، شمع بک ایجنسی، یوسف مارکیٹ، غزنی اسٹریٹ، اردو بازار لاہور)

28) (تقویۃ الایمان معہ تذکیر الاخوان، الفصل الرابع ذکر ردالاشراک فی العبادات، ص 85، شمع بک ایجنسی، یوسف مارکیٹ، غزنی اسٹریٹ، اردو بازار لاہور)

"ازوسوسۂ زنا خیال مجامعت زوجہ خود بہتراست وصرف ہمت بسوی شیخ وامثال آناز معظمین گوجنابِ رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتراز استغراق درصورت گاؤخرخوداست خیال آنباتعظیم واجلال بسوید ای دل میچسپد بخلاف خیال گاؤوخرکہ نہ آں قدرچسپیدگی می بود ونہ تعظیم بلکہ مہان ومحقرمی بودو ایں تعظیم واجلال غیرکہ درنمازملحوظ ومقصود میشود بشرک میکشد۔"[29] (صراطِ مستقیم، ص۸۶، از مولوی اسماعیل دہلوی ـــ جسے یہ لوگ اسماعیل شہید کہتے ہیں۔)

☆ تبلیغیوں کا عقیدہ بیان کیا جاتا ہے کہ بار بار میلاد شریف کرنا ہندوؤں کے جنم (پیدائش) کی نقل کی مثل بلکہ اس سے بھی بدتر ہے اور یہ فرضی خرافات، بری حرکت، قابلِ ملامت اور فسق و حرام ہے۔ چنانچہ مولوی خلیل احمد اور مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں: " یہ ہر روز اعادۂ ولادت (پیدائش کا بار بار ذکر) مثلِ ہنود[30] کے ہے کہ سانگ کنہیا[31] کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں، یا مثلِ روافض کے کہ نقلِ شہادتِ اہلِ بیت ہر سال بناتے ہیں۔ معاذاللہ سانگ آپ کی ولادت کا ٹھہرا، اور خود یہ حرکت قبیحہ (بری حرکت) قابلِ حرام و فسق ہے۔ بلکہ یہ لوگ اس قوم سے بڑھ کر ہوئے، وہ تو تاریخِ معین (مقررہ تاریخ) پر کرتے ہیں، ان کے یہاں کوئی قید ہی نہیں، جب چاہیں یہ خرافاتِ فرضی (من گھڑت باتیں) بناتے ہیں۔" [32] (براہینِ قاطعہ، ص۴۸)

☆ تبلیغیوں کا عقیدہ بیان کیا جاتا ہے کہ صرف ایک اللہ کو ماننا چاہئے اور تمام پیغمبروں کا یہی حکم ہے کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ مانو۔ چنانچہ مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں: "جتنے پیغمبر آئے سو وہ اللہ کی طرف سے یہی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو مانو اور اس کے سوا کسی کو نہ مانو۔" [33] (تقویۃ الایمان)

☆ تبلیغیوں کا عقیدہ بیان کیا جاتا ہے کہ "اللہ کی شان بہت بڑی ہے کہ سب انبیاء و اولیاء اس کے روبرو ایک ذرۂ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔" [34] (تقویۃ الایمان، ص۱۴۴)

☆ تبلیغیوں کا عقیدہ بیان کیا جاتا ہے کہ "جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔" [35] (تقویۃ الایمان، ص۳۲)

☆ تبلیغیوں کے بعض پیروکاروں کی طرف سے یہ بات نقل کی جاتی ہے کہ مولوی رشید احمد گنگوہی حضرت عیسیٰ روحُ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے افضل ہیں۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مردوں کو زندہ کیا، مگر گنگوہی صاحب نے مردوں کو زندہ کیا اور زندوں کو مرنے بھی نہ دیا۔ چنانچہ مولوی محمود حسن دیوبندی نے گنگوہی کے انتقال پر مرثیہ لکھا: مردوں کو زندہ کیا، زندوں کو مرنے نہ دیا اس مسیحائی کو دیکھیں ذرا ابنِ مریم[36]

اس شعر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے گنگوہی کو ان سے بڑھا کر بتایا گیا۔

---

29) زنا کا وسوسہ آنے سے بھی اپنی بیوی کے ساتھ جماع کا خیال کرنا زیادہ برا ہے۔ اور شیخ یا دوسرے بزرگوں کی طرف دل لگانا جو اسی امت کے لوگ ہیں حتیٰ کہ رسول کریم ﷺ بھی، یہ اپنے گائے یا گدھے کی شکل کے خیال میں ڈوب جانے سے بھی کئی درجے زیادہ برا ہے۔ اور نماز میں اللہ کے سوا کسی اور کی تعظیم اور بزرگی کو مقصود بنانا شرک تک پہنچا دیتا ہے۔ (نوری)
(صراط مستقیم مترجم اردو از مولانا اسمٰعیل، ص118، ادارہ نشریات اسلام، اردو بازار، لاہور) (صراط مستقیم مترجم، ص148، مطبوعہ دارالکتاب دیوبند یوپی)

30) یہ لفظ ہندو کی جمع ہے بعض لوگ ہنود کے ساتھ اہل کا لفظ بڑھا کر 'اہل ہنود' کہتے ہیں جو سراسر غلط ہے۔

31) "سانگ کنہیا "مزاحیہ شخص تھا جو مزاحیہ شعر و شاعری کرتا تھا۔

32) (براہین قاطعہ، ص148، کتب خانہ رحیمیہ سہارنپور)

33) (تقویۃ الایمان معہ تذکیر الاخوان، الفصل الاول فی الاجتناب عن الاشراک، ص21، شمع بک ایجنسی، یوسف مارکیٹ، غزنی اسٹریٹ، اردو بازار لاہور)

34) (تقویۃ الایمان معہ تذکیر الاخوان، الفصل الرابع ذکر رد الاشراک فی العبادات، ص74، شمع بک ایجنسی، یوسف مارکیٹ، غزنی اسٹریٹ، اردو بازار لاہور)

35) (تقویۃ الایمان از اسماعیل دھلوی، ص59، ناشر فخر العبید اعظمی)

36) (مرثیہ از محمود حسن صاحب، ص23، ناشر کتب خانہ رحیمیہ دیوبند یوپی)

مزید اسی مرثیے میں لکھا گیا: قبولیت اسے کہتے ہیں، مقبول ایسے ہوتے ہیں عبید اسودان کا لقب ہے، یوسفِ ثانی [37]

اعلیٰ درجے کے حسین و جمیل اللہ کے بندے حضرت یوسف علیہ السلام ہیں مگر گنگوہی صاحب کالے کالے بندے یوسف ثانی ہیں تو گورے بورے بندگان گنگوہی کا کیا کہنا۔ یہ خدا سے بھی بڑھ گئے۔ اسی طرح مولوی محمود حسن دیوبندی نے گنگوہی کی تعریف میں لکھا:

زبان پر اہلِ اہوا کی ہے کیوں اہل ہبل شاید اٹھا عالم سے کوئی باقیٔ اسلام کا ثانی [38] (مرثیہ گنگوہی، ص ۶)

☆ تبلیغیوں کا عقیدہ بیان کیا جاتا ہے کہ کسی نبی، رسول یا ولی سے بلکہ اللہ کے سوا کسی اور سے نفع یا نقصان کی امید رکھنا شرک ہے۔ چنانچہ مولوی اسماعیل دہلوی تقویۃ الایمان، ص ۳۰ میں لکھتے ہیں: "مشکل کے وقت پکارنا اللہ ہی کا حق ہے اور نفع و نقصان کی امید اسی سے چاہیئے، کہ یہ معاملہ کسی اور سے کرنا شرک ہے۔"

مگر گنگوہی سے مانگنا عین اسلام بتایا جاتا ہے۔ چنانچہ مرثیہ میں ہے:

حوائجِ دین و دنیا کے کہاں لے جائیں ہم یارب گیا وہ قبلۂ حاجات روحانی و جسمانی [39]

کیونکہ گنگوہی صاحب کو مربیٔ خلائق کہا گیا۔ مرثیہ ص ۱۲ میں ہے:

خدا ان کا مربی، یہ مربی تھے خلائق کے مرے مولا مرے ہادی تھے بیشک شیخ ربانی [40]

☆ تبلیغیوں کا عقیدہ بیان کیا جاتا ہے کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کے لئے ذاتی علمِ غیب (بغیر عطائے خداوندی) ثابت کرے وہ کفر کے قریب ہے۔ چنانچہ مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں: "جو یہ عقیدہ رکھے کہ خود بخود آپ کو علم تھا بدون اطلاعِ حق تعالیٰ کے تو اندیشہ کفر ہے۔ ایسے شخص کو امام نہ بنانا چاہیئے، اگرچہ کافر کہنے سے بھی زبان کو روکنا چاہیئے اور اس کو کافر نہیں کہنا چاہیئے بلکہ اس کے کفر کی تاویل کرے۔" [41] (فتاویٰ رشیدیہ، جلد ۱، ص ۱۵)

☆ تبلیغیوں وہابیوں کا عقیدہ بیان کیا جاتا ہے کہ شرک سے بچنا بخشش کا ذریعہ نہیں بلکہ بخشش کا دار و مدار گناہوں پر ہے۔ جتنے گناہ ہوں گے اتنی بخشش ہو گی، اگر گناہ نہیں ہے تو بخشش بھی نہیں ہو گی۔ چنانچہ مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں: "اس دنیا میں سب گناہگاروں نے گناہ کئے ہیں۔ فرعون بھی اس دنیا میں تھا اور ہامان بھی بلکہ شیطان بھی اس میں ہے۔ پھر کیوں سمجھئے کہ جتنے گناہ ان سب گناہگاروں سے ہوئے، سو ایک آدمی وہ سب کچھ کرے لیکن شرک سے پاک ہو تو جتنے اس کے گناہ ہیں اللہ صاحب اتنی ہی اس پر بخشش کرے گا۔" [42] (تقویۃ الایمان)

☆ تبلیغیوں کا ایک عقیدہ یہ بھی نقل کیا جاتا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے اردو زبان مدرسہ دیوبند کے علماء سے سیکھی۔ چنانچہ مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی خلیل احمد براہین قاطعہ ص ۲۶ پر لکھتے ہیں: "مدرسہ دیوبند کی عظمت حق تعالیٰ کی درگاہِ پاک میں بہت ہے کہ ایک صالح شخص فخرِ عالم ﷺ کی

---

37) (مرثیہ از محمود حسن صاحب، ص 9، ناشر کتب خانہ رحیمیہ دیوبند یوپی)

38) (مرثیہ از محمود حسن صاحب، ص 5، ناشر کتب خانہ رحیمیہ دیوبند یوپی)

39) (مرثیہ از محمود حسن صاحب، ص 7، ناشر کتب خانہ رحیمیہ دیوبند یوپی)

40) (مرثیہ از محمود حسن صاحب، ص 9، ناشر کتب خانہ رحیمیہ دیوبند یوپی)

41) (فتاوی رشیدیہ (کامل)، کتاب العلم، انبیاء کا علمِ غیب، ص 241، ناشر دار الاشاعت، اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی)

42) (تقویۃ الایمان، الفصل الاول فی الاجتناب عن الاشراک، ص 49، مکتبہ خلیل، یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور)

زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے۔ تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی، آپ تو عربی ہیں؟ فرمایا کہ جب سے علماء مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی۔ سبحان اللہ! اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا۔" (43)

علاوہ ازیں دیگر عقائد و مسائل دیکھنا منظور ہوں تو فقیر اویسی غفرلہ کی کتاب "دیوبندی بریلوی فرق" کا مطالعہ کیا جائے۔

چور کی داڑھی میں تنکا :ان لوگوں کے ہم عقائد لکھتے ہیں، یہی تبلیغی جماعت کے عناصر (افراد) ہیں، لیکن چور کبھی چوری نہیں مانتا جب تک اس کے ساتھ حکمتِ عملی سے کام نہ لیا جائے۔ ہم رسول اللہ ﷺ کی بتائی ہوئی علامات اور اللہ کے نشانات لکھتے ہیں تاکہ ناظرین انہیں دیکھ کر چور کو پہچان سکیں۔ یوں سمجھئے کہ دین کے ڈاکوؤں کو پکڑنے کے لئے رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو چوروں کا شناختی کارڈ (پہچان کی علامت) بتادیا ہے۔

تبلیغیوں وہابیوں کا شناختی کارڈ: حضور تاجدارِ عرب و عجم، نورِ مجسم ﷺ نے اپنی امت کے تہتر (۷۳) فرقوں میں تقسیم کی خبر دے کر فرمایا: بہتر (۷۲) فرقوں کے ہر ایک کے عقائد اجمالاً بتائے۔ ان فرقوں میں سے اکثر کی کوئی خاص نشانی بیان نہیں کی، البتہ ایک فرقے کے عقائد بھی بتائے اور ان کی جسمانی نشانیاں، عملی نمونے اور چال ڈھال بھی تفصیل سے بیان فرمائی۔ ساتھ ہی اپنی امت کو ان سے دور رہنے کی تاکید فرمائی اور ان کے متعلق فرمایا:

"هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ" (44) یعنی وہ تمام انسانوں اور جانوروں سے بھی زیادہ شریر ہیں۔

فقیر ان علامات کو مختصراً عرض کر دیتا ہے:

۱۔ علمِ غیب کے بارے میں نبی کریم ﷺ پر خصوصیت سے اعتراض کرنا۔

۲۔ نبی اکرم ﷺ، دیگر انبیاء علیہم السلام اور اولیاءِ کرام کی بے ادبی اور گستاخی میں پیش پیش رہنا۔

۳۔ متقی، پرہیزگار، خداترس اور شریعت پر عمل کرنے والوں کے خلاف باتیں کرنا، حالانکہ خود شرع سے سرمو فرق نہ آئے۔

۴۔ قرآن خوان اور بہترین قراءت کے حامل ہوں گے کہ زمانہ ان کی قراءت کو امام مانے گا۔

۵۔ روزے اور نمازیں لمبی اور بظاہر خُشوع و خُضوع (عاجزی وانکساری) سے معمور ہوں گی، یہاں تک کہ دوسرے نمازی اپنی عبادت کو لاشے (ہیچ/کمتر) سمجھیں، مگر حقیقت سے کوسوں دور ہوں گے۔

۶۔ بہت بڑی بڑی شخصیتوں کو دینی معاملات میں گستاخانہ طریقے سے برملا (کھلم کھلا) کہنا۔

۷۔ کاسہ سَر (سر کی ہڈی کا اگلا حصہ) ابھرا ہوا ہوگا، تاکہ سجدے کی رگڑ سے کالا سیاہ داغ محسوس ہو۔

۸۔ رخسار کی دونوں طرفیں پھولی ہوئی، تاکہ پیٹ پوجا (زیادہ کھانے کی عادت) پر واضح دلیل ہو۔

۹۔ آثار اُظہر من الشمس (سورج سے بھی زیادہ ظاہر) ہوں گے۔

۱۰۔ آنکھیں دھنسی ہوئی ہوں گی، تاکہ پیٹ پرستی (زیادہ کھانے) اور نفس پروری ظاہر ہو۔

۱۱۔ سر کے بالوں کے دشمن ہوں گے، تاکہ صفائی کے بعد ان کے سر شلغم نما (شلغم کی طرح گول وچکنے) ہو کر دوسروں سے نمایاں ہوں۔

---

43) (البراہین القاطعۃ، ص26، دارالاشاعت اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی)

44) (صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب الخوارج شر الخلق والخليقة، 2/ 750، الحديث 1067، دار إحياء الكتب العربية)

۱۲۔ چادر موٹی پنڈلی سے نیچے نہ گزر سکے گی، تاکہ عوام کا اعتقاد بڑھے کہ یہی لوگ مصطفیٰ کریم ﷺ کے سچے تابعدار ہیں اور باقی گمراہ۔

۱۳۔ مونچھیں چٹ صاف؛ ان کے لب اگر کشتی کے پین (کشتی کے نوکیلے اگلے حصے) سے تشبیہ دیئے جائیں تو بے جوڑ نہ ہوگا۔

۱۴۔ ماتھے پر سیاہ داغ۔

۱۵۔ بتوں کی آیات انبیاءِ عظام اور اولیاءِ کرام پر چسپاں کریں گے۔

۱۶۔ ان کی جماعت میں اکثر چھوکرے (نوجوان) اٹھتی جوانی والے، پرلے درجے کے غبی ہوں گے۔

۱۷۔ سخت جھگڑالو ہوں گے؛ یعنی شرارت اور فساد ان پر ختم ہوگا اور مذہبی جھگڑے ان سے کثرت سے صادر ہوں گے۔

۱۸۔ دین کے در دکانہ صرف دم بھریں گے بلکہ جان دینے کو بھی تیار ہو جائیں گے، اگرچہ نبی علیہ السلام کا بھی مقابلہ کرنا پڑے۔

۱۹۔ "ہمچو ما دیگرے نیست" (ہم جیسا کوئی نہیں) کے مرض میں مبتلا ہوں گے۔

۲۰۔ بات بات پر حدیث شریف پیش کریں گے اور ہر چھوٹے بڑے مسئلے کے لئے حدیث کا مطالبہ کریں گے۔

۲۱۔ دینِ اسلام کے ٹھیکیدار ہونے کے باوجود دین سے خارجی اغراض و مقاصد (دنیاوی مفادات) کے طالب ہوں گے، مثلاً دین کو اپنی سیاسی اغراض کے لئے استعمال کریں گے۔

۲۲۔ باوجود قرآن کے خُدّام ہونے کے، ان میں قرآنِ مجید کی ذرہ برابر قدر و عزت نہ ہوگی۔

۲۳۔ قرآنِ مجید کی آیات کی اپنے مقاصد اور خواہشات کے مطابق تاویلیں (من مانی تشریحات) کریں گے۔

۲۴۔ بظاہر میٹھی باتیں اور خوش اخلاقی کے مجسمے، لیکن اندر سے مسلمانوں کے بغض و کینہ (دشمنی) سے بھرپور ہوں گے۔

۲۵۔ بت کے پجاریوں کے حامی اور مسلمانوں کے دشمن ہوں گے۔[45]

بحمدہ تعالیٰ یہ اوصاف من حیث الجماعت خارجیوں، نجدیوں، وہابیوں اور دیوبندیوں میں پائی جاتی ہیں۔

سوچو مسلمانو! مذکورہ نشانیاں دیکھو: کیا یہ تبلیغی جماعت اور ان کے ہمنواؤں، خارجیوں، نجدیوں، وہابیوں اور دیوبندیوں میں پائی جاتی ہیں یا نہیں؟ تو بھائیو! اپنے نبی غیب دان، پیغمبرِ آخر الزمان ﷺ کا فرمان مانو، وہ یہ کہ ان سے دور رہو؛ اس لئے کہ وہ گمراہ اور گمراہ کرنے والے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ مذکورہ بالا علامتیں آپ اپنے علاقے کے جن انسانوں میں دیکھیں، جس جماعت میں دیکھیں، انہیں سمجھیں کہ یہی وہ خارجی ہیں جنہیں آج کل کی اصطلاح میں نجدی، دیوبندی، تبلیغی کہا جاتا ہے، جن کی ان دو صدیوں میں ایک درجن مختلف ناموں کی شاخیں بن چکی ہیں۔ آئندہ دجال لعین کے آنے تک معلوم نہیں یہ کتنا رنگ بدلیں گے، لیکن بفضلہ تعالیٰ ان کی یہ نشانیاں ان پر مہر کی مانند ثبت ہو چکی ہیں۔

گزارش: مندرجہ بالا علامات اور نشانیات کو دورِ حاضر کے تمام اسلامی فرقوں میں نہایت غور و فکر سے دیکھیں۔ جس فرقے میں یہ اختلافات یا بعض نشانیاں بحیثیت فرقہ و جماعت پائی جائیں تو ان کے ساتھ وہی برتاؤ کرو جو امت کے شفیق، رؤوف الرحیم، سراپا رحمت نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

---

[45]) یہ نشانیاں مختلف احادیث میں وارد ہوئی ہیں، مگر زیادہ تر نشانیاں جس حدیث شریف میں وارد ہیں اس کا حوالہ حاضر ہے۔

(مشكاة المصابيح، كتاب الفتن، باب في المعجزات الفصل الأول، 3/ 1652، الحديث 5894-[27]، المكتب الإسلامي – بيروت، الطبعة: الثالثة، 1985م)

"فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ"[46] (صحیح بخاری، ج۱، ص۴۴۴)

یعنی: جہاں کہیں تم انہیں پاؤ قتل کر دو، کیونکہ قیامت کے دن ان کے قاتل کے لئے بڑا اجر ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: "لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ"[47] (کنزالعمال)

یعنی: اگر میں انہیں اپنے زمانہ میں پاؤں تو ان سے قومِ عاد کی طرح سخت جنگ کروں۔

باوجود اس کے کہ ہم اہلِ سنت کسی کو قتل کرنے، مارنے یا اس سے لڑنے جھگڑنے کا نہیں کہتے، اس لئے کہ یہ معاملہ حکومت اور قانون کے متعلق ہے۔ البتہ ہم یہ کہتے ہیں کہ ایسے مذہبی بہروپیوں سے عوام کو بچ کر رہنا لازمی ہے۔ انہیں مذہبی لیڈر ماننے کی بجائے دین کے لٹیرے سمجھ کر اپنے مسلکِ حق، مذہبِ اہلِ سنت پر مضبوط رہیں۔ اور فرمایا: "لَا يَعُودُونَ فِيهِ حَتَّى يَعُودَ السَّهْمُ إِلَى قَرْنِهِ"[48] (کنزالعمال، ج۱، ص۲۴)

یعنی: وہ دین سے نکل جانے کے بعد اس میں اس طرح واپس نہیں آئیں گے جیسے تیر کمان میں واپس نہیں آتا۔

اور فرمایا: "فَمَنْ أَدْرَكَ ذٰلِكَ الزَّمَانَ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ"[49] (روایت: ابو نعیم) یعنی جو اس زمانے کو پائے وہ اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگے۔

اور فرمایا: "لَيْسُوا مِنَّا فِي شَيْءٍ"[50] (مشکوٰۃ) یعنی: وہ ہم میں سے نہیں ہیں۔

فیصلہ کیجئے! ہماری مذکورہ بالا گفتگو سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ عالمِ اسلام میں متعدد گروہوں کا ہونا ایک لازمی امر ہے۔ ان میں ایک ایسا فرقہ بھی ہوگا جس کی علامات و نشانات ایسی ذاتِ بابرکات علیہ أفضل الصلوات و أتم التسلیمات نے بیان فرمائے ہیں کہ کائنات کی کوئی طاقت ان کے ارشادات کو جھٹلا نہیں سکتی۔

اب ناظرین سے سوال ہے کہ جب آپ مانتے ہیں کہ ہمارے اس چودھویں اور پندرھویں صدی کے دور میں سیکڑوں نئے نئے مذہبی گروہ پیدا ہو گئے ہیں اور ہر ایک اپنی حقانیت پر زمین و آسمان کے قلابے ملاتا ہے اور اپنے سوا باقی سب کو گمراہ قرار دیتا ہے، تو کوئی تو اس فقیر اویسی غفرلہ کی بھی مانے۔ بے شک تمام پارٹیاں ہمیں گمراہ اور بے دین کہیں، مگر یہ بتاؤ کہ مطابق ارشادِ رسول ﷺ گنجے سر، مونچھ تراش، ماتھے پر داغ والے ہم میں سے کون ہیں؟ خدا لگتی (خدارا) کہیے۔ ورنہ فقیر اویسی غفرلہ کو کہنے دیجئے کہ یہی وہابی، دیوبندی، تبلیغی جماعت، جماعتِ اسلامی (مودودی)، احرار پارٹی، خاکساری، نیچری، نجدی، غیر مقلد، ندوی وغیرہ ہیں۔

---

46) (صحيح البخاري، كتاب فضائل القرآن، باب إثم من راءى بقراءة القرآن أو تأكل به أو فخر به، 1928/4، الحديث4770، دار ابن كثير، سنة النشر: 1414هـ/1993م)

47) (كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، كتاب الفتن والأهواء والاختلاف من قسم الأقوال، الفصل الثالث: في قتل الخوارج وعلاماتهم وذكر الرافضة، 138/11، الحديث30943، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الخامسة، 1405 هـ 1985 م)

48) (كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، كتاب الفتن والأهواء والاختلاف من قسم الأقوال، الفصل الثالث: في قتل الخوارج وعلاماتهم وذكر الرافضة، 144/11، الحديث30963، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الخامسة، 1405 هـ 1985 م)

49) (كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، كتاب العلم من قسم الأقوال، الباب الثاني: في آفات العلم ووعيد من لم يعمل بعلمه، في آفات العلم ووعيد من لم يعمل بعلمه، 189/10، الحديث28989، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الخامسة، 1405 هـ 1985 م)

50) (مشكاة المصابيح، كتاب القصاص، باب قتل أهل الردة والسعاة بالفساد الفصل الثاني، 1052/2، الحديث3543-[11]، المكتب الإسلامي - بيروت، الطبعة: الثالثة، 1985م)

کچھ تو مانئے! ساری بحث چھوڑ دیجئے، کم از کم احادیث پر یقین کر کے اتنا تو سب تسلیم کریں گے کہ آخر زمانے میں ایک جماعت ضرور نکلے گی جو مذکورہ بالا اوصاف کی حامل ہو گی، کیونکہ احادیث کا فرمان کوئی نہیں ٹھکرا سکتا۔ خدارا بتایئے کہ اگر یہ لوگ نہیں تو پھر ہمیں آگاہ کیجئے کہ ان کے سوا وہ کون سی جماعت ہے جس میں ماسبق احادیث کی بیان کردہ علامات پائی جاتی ہوں۔

پس ثابت ہوا کہ ان لوگوں کو صرف روزہ، نماز اور چند ظاہری خوبیوں کی بنا پر نہ دیکھئے اور نہ صرف دین کی خدمت کے دعوے سے متاثر ہوں، بلکہ احادیث میں جس جماعت کی جتنی علامتیں بیان کی گئی ہیں ان سب کے آئینے میں ان کا جائزہ لیجئے۔ کیونکہ روزہ، نماز اور دینی دعوت تو ان علامتوں کا صرف ایک حصہ ہے۔ تصویر کا صرف ایک رخ دیکھ کر پوری شخصیت کا اندازہ لگانا بہت مشکل ہے۔ ان حالات میں اب مومن کا ضمیر ہی فیصلہ کرے گا کہ رسولِ پاک ﷺ کی خوشنودی وہابیوں اور دیوبندیوں سے منسلک ہونے میں ہے یا ان سے علیحدہ رہنے میں۔ یہ سوال صرف ان لوگوں سے ہے جنہیں صرف خدا اور رسول ﷺ کی خوشنودی مطلوب ہے۔ باقی وہ لوگ جو کسی مادی منفعت (دنیاوی فائدہ) کی لالچ یا مذہبی شقاوت کے جذبے میں ان کے ساتھ ہیں، ان کے متعلق صرف اتنا عرض ہے کہ وہ اپنی خواہشِ نفس کی پیروی میں جتنا دور جانا چاہیں چلے جائیں۔ لیکن کم از کم اتنی سچائی برقرار رکھیں کہ اپنے نفس کے شیطان کی فرمانبرداری کرتے وقت خدا اور رسول ﷺ کی خوشنودی کا نام نہ لیا کریں۔

آخری گزارش: فقیر نے اپنی معلومات کے مطابق اہلِ اسلام کو نبی اکرم ﷺ کا بیان کردہ شناختی کارڈ برائے تبلیغی جماعت پیش کر دیا ہے۔ اس کے باوجود اگر کوئی اس جماعت میں شامل ہو کر جہنم میں جانا چاہتا ہے، تو پھر وہ اپنی قسمت کا ماتم کرے۔

پند ها دادیم، حاصل شد فراغ[51]

و ما علینا الالبلاغ

نیا انکشاف: فقیر نے ۱۳۹۹ھ میں حرمین طیبین کی حاضری دی اور دیکھا کہ تبلیغی جماعت کے مبلغین مسجد نبوی اور حرم مکہ کے چپہ چپہ پر تبلیغ کا جال بچھائے بیٹھے تھے۔ مسجد نبوی میں انہوں نے لوگوں کو مسجد نور میں پہنچایا اور عوام میں یہ تاثر دیا کہ ہم اللہ کی باتیں سنا رہے ہیں، لیکن حقیقت میں پول کھل گیا کہ کعبہ معظمہ پر حملہ آوروں کے ساتھ انہی تبلیغی جماعت والوں کی ساز باز تھی۔ مدینہ طیبہ میں مسجد نور کو کعبہ معظمہ میں ان کے مرکزوں سے اسلحہ پکڑے جانے کے بعد سیل بند کر دیا گیا۔ فقیر نے دوسرے سال اعتکاف مسجد نبوی کے ارادے پر مدینہ طیبہ کا سفر کیا تو دیکھا کہ مسجد نور بند ہے۔ پھر نجدی حکومت نے اس مسجد کا نام بدل دیا۔ مدینہ طیبہ میں مقیم پاکستانی یا وہاں سے آنے والے اس واقعے کی تصدیق کر سکتے ہیں۔

نوٹ: اس سے اندازہ لگائیں کہ اس جماعت کا اصلی مقصد کیا ہے۔ تفصیل کے لیے فقیر کے رسالہ: "تبلیغی جماعت" کا مطالعہ کیجئے! مزید تحقیق کے لیے یہ کتب مفید ہیں: "وہابی دیوبندی کی نشانی"، "دیوبندی بریلوی فرق"، "تبلیغی جماعت کے کارنامے"، "گستاخوں کا انجام برا"، "دیوبندی امام کے پیچھے نماز کا حکم"، "بے ادب، بے نصیب؛ باادب، بانصیب"، "آئینہ دیوبند"، "بلی کے خواب میں چھیچھڑے"۔

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

---

[51])ہم نے نصیحتیں کیں اور اس سے یہ فائدہ ہوا کہ کام ختم ہو گیا یا دل مطمئن ہوا۔ (نوری)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ الکریم الامین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاول پور، پاکستان